سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا (25)

عاملہ خدام الاحمدیہ کو ہدایات۔سوال و جواب۔فیملی ملاقاتیں۔ڈاکٹر مہدی علی صاحب کی قبر پر دعا

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

30 اکتوبر 2016ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر بیت الذکر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب کی قبر پر دعا

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کے قبرستان Maple Cemetry تشریف لے گئے اور قطعہ موصیان میں ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب شہید کی قبر پر دعا کی۔ مرحوم نے 26 مئی 2014ء کو ربوہ میں مخالفین احمدیت کی طرف سے ایک قاتلانہ حملہ میں شہادت پائی تھی۔ بعد ازاں مرحوم کا جسد خاکی ان کی فیملی اور تمام عزیز و اقارب کے کینیڈا میں مقیم ہونے کی وجہ سے کینیڈا لایا گیا تھا اور یہاں احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی تھی۔

یہ قبرستان بیت الذکر سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پیس ولیج اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 42 خاندانوں کے 215 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں Brampton، پیس ولیج، بریڈفورڈ، مسی ساگا، وڈسٹاک، وڈبرج، ایکس ڈیل اور احمدیہ ابوڈ آف پیس سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک شارجہ، پاکستان اور امریکہ سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔

عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

سابقہ صدر خدام الاحمدیہ کی امسال ٹرم مکمل ہو چکی تھی اور نئے صدر خدام کا تقرر ہو چکا تھا۔ نئے صدر کے ساتھ سابقہ صدر خدام بھی اس میٹنگ میں موجود تھے۔

حضور انور نے نئے صدر خدام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پرانے صدر کی جو اچھی باتیں ہیں ان کو اپنانے کی کوشش کریں اور جو کمزوریاں ہیں ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے پتہ لگا ہے کہ یہاں رواج ہے کہ صدر صاحب سے ملنا ہو تو پہلے وقت لینا پڑتا ہے اور پہلے نام لکھوانا پڑتا ہے اگر ایسا رواج ہے تو اس کو ختم ہونا چاہئے۔ خادم کا مطلب خدمت کرنے والا ہے اور خدمت کے لئے آپ کے پاس جو کوئی آئے تو آپ کا فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کو ملیں اور اس کی بات سنیں اور اگر فوری نوعیت کا کوئی کام ہے تو اسی وقت کریں۔ مجلس عاملہ کے ممبران، قائدین اور مہتممین سب کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو ہمہ وقت خدمت کے لئے تیار رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے یہ بھی شکایتیں آرہی ہیں کہ پیس ولیج اور احمدیہ ابوڈ آف پیس میں بعض لڑکوں کو نشہ کرنے کی عادت ہے۔ سگریٹ میں کوئی چیز ڈال لیتے ہیں یا Marijuana پیتے ہیں اور یہ تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے مہتمم تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کی کیا Job ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ وہ بینک میں IT کے شعبہ میں کام کرتے ہیں۔ مہتمم تربیت کے ساتھ مربی سلسلہ حنان صاحب بیٹھے تھے۔ حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ میرے پاس تعلیم کا شعبہ ہے۔

اس پر حضور انور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ مہتمم تربیت کو مہتمم تعلیم بنائیں اور مہتمم تعلیم کو مہتمم تربیت بنائیں۔

حضور انور نے نئے مہتمم تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: آپ ایسے خدام کا پتہ کریں جو نشہ کی برائی میں ملوث ہیں اور پھر ان کی تربیت کا پلان بنائیں۔ آپ مربی ہیں۔ آپ کا دینی علم بھی ہے اور آپ کی عمر بھی ایسی ہے کہ ان خدام سے رابطہ کرکے اپنے قریب لا سکتے ہیں۔ آپ پڑھے لکھے بھی ہیں اس لئے آپ کی Approach زیادہ بہتر ہوسکتی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائب صدران سے باری باری ان کے سپرد کاموں اور شعبوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے معتمد صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو Job کرتے ہیں۔ معتمد کو بڑا وقت دینا پڑتا ہے کیا آپ دو تین گھنٹے روزانہ دے سکتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ اتنا وقت روزانہ دے سکتا ہوں۔

حضور انور کے استفسار پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہماری کل 87 مجالس ہیں اور سب مجالس ہر ماہ اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا ان رپورٹس پر تبصرہ کس طرح بھجوایا جاتا ہے۔ اس پر معتمد صاحب نے عرض کیا تمام مہتممین اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے سالانہ اجتماع میں اور دوسرے تربیتی پروگراموں اور کلاسز میں خدام کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس رکھا کریں جس میں جو نوجوان مربی ہیں وہ ان کے سوالوں کا جواب دیں۔ نوجوان مربیان یہاں کا ماحول نوجوانوں کے حالات اور ان کی زبان اچھی طرح جانتے ہیں۔

اس پر صدر صاحب مجلس نے بتایا کہ اس قسم کے بعض پروگرام ہم نے چھوٹے لیول پر کئے ہیں۔ حضور انور نے سوالات کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کس قسم کے سوالات ہوئے ہیں۔ صدر صاحب نے جواب دیا کہ زیادہ تر Drugs، Alcohol اور سکول میں جو چیلنجز ہیں اس بارہ میں گفتگو فرمائی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ایسی مجالس سے ہی آپ کو پتہ لگ جانا چاہئے کہ کون نشہ کی برائی میں ملوث ہے۔

مہتمم مقامی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنا نائب مہتمم جامعہ کے سینئر طلباء میں سے کسی کو بنائیں یا یہاں جو تین چار مربیان جماعتی دفاتر میں کام کر رہے ہیں ان میں سے کسی ایک کو بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: پیس ولیج کی شکایت زیادہ ہے کہ یہاں بعض لڑکوں کو نشہ کی عادت ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ان کی تربیت ضروری ہے اور پھر یہ ہے کہ اگر کوئی اس برائی میں ملوث ہے تو اسے (بیت) آنے سے نہیں روکنا۔ اس کو تو قریب لانے کے لئے ضرور (بیت) لائیں۔ لیکن اس کی نگرانی رکھیں کہ اس کی دوسرے لڑکوں سے دوستی نہ ہو جائے اور اس کی وجہ سے دوسرے نشہ کے عادی نہ بن جائیں لیکن اسے یہ کہنا کہ تم (بیت) نہیں آسکتے۔ تم نشہ کر رہے ہو۔ تو وہ باہر بیٹھ کر وہی کام کرتا رہے گا۔ (بیت) آنے کے نتیجہ میں اس کی کم از کم کوئی Attachment تو جماعت کے ساتھ ہوگی۔

اب کل ہی مجھے مربیان کی میٹنگ میں ایک مربی نے بتایا کہ ایک لڑکے کو کہا کہ نماز پر (بیت) چلو تو اس نے آگے سے کہا کہ مجھے Ban کیا ہوا ہے۔ میں (بیت) نہیں جا سکتا۔ Ban کرنے کا تو کسی کو اختیار نہیں ہے۔ آپ نے تو ایسے لڑکوں کو قریب لانا ہے نہ کہ ان کے (بیت) آنے پر پابندیاں لگانی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جب اکٹھے رہ رہے ہیں تو اکٹھے رہنے کے جو فوائد ہیں وہ زیادہ ہونے چاہئیں اور نقصان کم۔ لیکن یہاں بعض دفعہ نقصان زیادہ ہو رہے ہیں۔ نعرے تو آپ بڑی بلند آواز میں لگاتے ہیں لیکن صرف نعروں سے دنیا فتح نہیں ہوا کرتی۔ عمل سے ہوتی ہے اور آپ نے اپنے اندر عمل پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

مہتمم مال سے حضور انور نے بجٹ کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ جس پر مہتمم مال نے بتایا کہ ہمارا ایک ملین ڈالرز کا بجٹ ہے۔ سات لاکھ دس ہزار ڈالرز ممبر شپ چندہ ہے اور ایک لاکھ 78 ہزار اجتماع کا چندہ ہے۔ باقی اطفال الاحمدیہ اور بعض دوسری مدات کو شامل کرکے مجموعی طور پر ایک ملین ڈالرز بن جاتا ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر خادم سے کوشش کرکے چندہ لیں خواہ کوئی تھوڑا دیتا ہے یا زیادہ، کچھ نہ کچھ ضرور دے اور ہر خادم کا خدام الاحمدیہ کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تجنید

کے بارہ میں دریافت فرمایا۔جس پر مہتمم اطفال نے بتایا کہ مجالس کے لحاظ سے 1980 تجنید ہے جبکہ ہمارے مرکز کے ریکارڈ کے مطابق اطفال کی تجنید 2154 ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا: مجالس کو کہیں کہ اپنی تجنید ٹھیک کرو۔اپنی عاملہ میں تجنید کا کوئی ایسا سیکرٹری بنائیں جو مجالس کے پیچھے پڑا رہے اور تجنید ٹھیک اور مکمل کروائے۔

حضور انور نے مہتمم اطفال کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بچپن میں جو 15,14 سال کی عمر ہے اس میں نشہ وغیرہ کی عادت پڑتی ہے۔اس عمر میں آپ لوگ خاص طور پر نظر رکھیں اور باقاعدہ ایک پلان بنائیں کہ کس طرح ان کی تربیت کرنی ہے۔ اس کام کے لئے اپنے ساتھ عاملہ میں یا اپنے نائب کے طور پر نوجوان مربیان میں سے کسی مربی کو رکھیں۔دو مربیان ہو جائیں تو بہتر ہے۔پھر ان کے مجالس کے دورے بھی کروانے ہوں گے۔ خاص طور پر جو 13 تا 15 سال کے بچے ہیں ان کو سنبھالنا بہت ضروری ہے۔ آپ اطفال میں سنبھال لیں گے تو پھر خدام الاحمدیہ میں جا کر تربیت کے شعبہ کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔محنت جو کرنی ہے بچپن میں کر دیں۔

مہتمم تعلیم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اب چند دنوں تک خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو رہا ہے اس لئے اپنا نئے سال کا پلان جلد بنالیں۔

مہتمم عمومی نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جماعتوں میں جو ہمارے سنٹرز ہیں، بیوت ہیں وہاں اکثر سنٹرز میں خدام الاحمدیہ سیکیورٹی کی ڈیوٹی دیتی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا: جن جماعتوں میں بھی خدام موجود ہیں وہاں سنٹرز میں ڈیوٹی ہونی چاہئے۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو پلان پہلے بنا ہوا ہے وہ لے لیں اور اس میں مزید جو اضافہ کرنا ہے اور اپنے پروگرام کے مطابق اس میں جو شامل کرنا ہے وہ کر کے صدر صاحب سے منظوری لے کر کام شروع کریں۔ تربیت بڑی اہم چیز ہے۔تربیت اگر ہو جائے تو پھر جو باقی شعبے ہیں، شعبہ مال، (دعوت الی اللہ) اور جو دوسرے شعبے ہیں ان سب کی مدد ہو جاتی ہے۔تربیت کا شعبہ سب سے اہم ہے۔

مہتمم اشاعت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ گزشتہ سال ہمارا خدام کا رسالہ تین بار شائع ہوا تھا۔اس سال چھ رسالے شائع کرنے کا پروگرام ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اس کا مطلب ہے ہر دو ماہ بعد شائع ہوگا۔

مہتمم دعوت الی اللہ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ساتھ (دعوت الی اللہ) کے لئے ایک ٹیم بنائیں۔ٹیم کے بغیر کام نہیں ہوتا۔ تربیت والوں کو بھی ٹیم بنانا ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ لڑکے (دعوت الی اللہ) کے پروگراموں میں شامل کریں۔

مہتمم دعوت الی اللہ نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ نے 43 بیعتیں کروائی تھیں۔ان میں سے 26 کے ساتھ بڑا اچھا رابطہ ہے۔جبکہ باقی کے ساتھ ابھی رابطہ نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جن لوگوں کے ذریعہ یہ بیعتیں ہوئی تھیں۔ان کے ذریعے رابطے قائم کریں۔وہ بیعتیں کروانے والے انصار ہے یا لجنہ ہے یا کوئی بھی ہے۔ان کے ذریعہ رابطہ کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت نومبائعین سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال میں جو خدام کی بیعتیں ہیں وہ 54 ہیں۔گزشتہ سال خدام کے ذریعہ جو 46 بیعتیں ہوئی ہیں ان میں سے خدام کی تعداد صرف آٹھ ہے۔حضور انور نے فرمایا: ان سب کے ساتھ آپ کا مستقل رابطہ رہنا چاہئے۔ ان کی تربیت کا ایسا پروگرام بنائیں کہ تین سال کے اندر یہ جماعت کی Mainstream میں آجائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری دعوت الی اللہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اپنا (دعوت الی اللہ) کا پلان بنائیں اور بڑا Ambitious پلان ہونا چاہئے اور اپنا بیعتوں کا ٹارگٹ کم از کم 100 رکھیں۔مہتمم دعوت الی اللہ نے بتایا کہ ہم خدام کو دعوت الی اللہ کے لئے تیار کر رہے ہیں اور ایک پروگرام یہ ہے کہ خصوصی داعی الی اللہ تیار کریں ان کی تعدد 260 ہے۔اسی طرح ہم بعض سیمینارز کا بھی انعقاد کر رہے ہیں۔

محاسب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حسابات چیک کرتا ہوں۔حضور انور نے فرمایا: محاسب کا کام یہ ہے کہ ہر تیسرے مہینہ حسابات کا پورا آڈٹ کیا کرے اور جو بل ہیں وہ محاسب سے پاس ہو کر جانے چاہئیں۔

مہتمم خدمت خلق نے عرض کیا کہ ہمارا پروگرام یہ ہے کہ آئندہ سال ایک ہزار Blood Donor Units اکٹھے کریں۔

حضور انور نے فرمایا: خدام اپنی چیریٹی واک (Charity Walk) آرگنائز کریں۔انصار اللہ اپنی علیحدہ چیریٹی واک کرے۔ جماعتی نظام یا ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ جو چیریٹی واک ہوتی ہے وہ اپنی جگہ ہے۔لیکن خدام نے اپنی علیحدہ چیریٹی واک آرگنائز کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں خدام الاحمدیہ نے چیریٹی واک میں چار لاکھ پاؤنڈ کے قریب اکٹھا کر لیا تھا اور انصار اللہ نے اپنی چیریٹی واک میں قریباً پونے چار لاکھ پاؤنڈ کے اکٹھا کر لیا تھا۔اگر یہاں بھی خدام کی اور انصار کی اپنی اپنی چیریٹی واک ہو تو بہت بہتر رزلٹ آسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جب چیریٹی واک کے ذریعہ یہ رقم اکٹھی ہو تو پھر لوکل چیریٹیز اور نیشنل چیریٹیز کو دیں۔ اس موقعہ پر پریس اور میڈیا کو بلائیں تا کہ لوگوں کو پتہ لگے کہ احمدی نوجوان دنیا کے لئے خدمت کر رہے ہیں۔ہم نے اپنی کوئی مشہوری نہیں کرنی اور نہ کوئی اپنا احسان جتانا ہے اور نہ یہ چرچا کرنا ہے کہ ہم نے یہ پیسے اکٹھے کئے ہیں۔پریس اور میڈیا کو اس لئے بلانا ہے کہ (دین) کا جو نام بدنام ہو رہا ہے اس کی صحیح تصویر پیش کرنی ہے اور (دین) کا پیغام پہنچانے کے لئے نئے راستے کھلیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ان جگہوں پر بھی چیریٹیز کو رقم تقسیم کریں جہاں جماعت کا تعارف نہیں ہے اور جن جگہوں پر تعارف ہے وہاں بھی تقسیم کریں۔

حضور انور نے فرمایا: مختلف پروگراموں میں بہت سے لوگ آکر مجھے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں (دین) کا پتہ نہیں ہے یہ لوگ احمدیوں سے تعلقات کی وجہ سے فنکشن پر آتے ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ان لوگوں کے ساتھ تعلقات ہیں وہ سطحی قسم کے ذاتی تعلقات ہیں۔جو جماعت کا (دین) کا تعارف ہے وہ آپ لوگ ان کو صحیح طرح نہیں دیتے۔ اگر صرف آپ کا ذاتی تعارف ہے تو کوئی فائدہ نہیں۔(دین) کا تعارف اصل چیز ہے۔

مہتمم تجنید سے حضور انور نے تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے بتایا ہماری 4506 تجنید ہے۔

مہتمم مال نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہمارے ریکارڈ میں شعبہ تجنید کی نسبت پندرہ،سولہ سو کی کمی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ مجالس میں اپنے منتظم تجنید کو فعال کریں جو گراس روٹ لیول پر جا کر تجنید مکمل کرے اس طرح آپ کی تجنید بہت بہتر ہوسکتی ہے۔ نیز حضور انور نے فرمایا: آپ خود بھی مجالس کے دورے کریں۔اسی طرح باقی ہر مہتمم بھی سال میں ایک یا دو دورے اپنی مجالس کے کرے اس طرح آپ کے منتظمین Active ہوں گے۔

مہتمم وقار عمل نے حضور انور کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا جو بھی جماعتی Events ہوتے ہیں ان کی تیاری اور Windup خدام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بریڈفورڈ میں جو ہماری زمین ہے وہاں وقار عمل ہوتا ہے۔

مہتمم امور طلباء نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ طلباء کی تعداد 1209 ہے۔یونیورسٹی میں 394 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ہائی سکول جانے والے طلباء کی تعداد سات سو ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ طلباء کو Encourage کریں کہ یونیورسٹیوں میں جایا کریں۔خاص طور پر پاکستان سے آنے والے جو وہاں میٹرک، ایف اے کر کے آرہے ہیں اور جو ریفیوجیز بن کے آرہے ہیں ان کو بھی کہیں کہ پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔اسی طرح یہاں گریڈ 12 کرنے کے بعد بعض طلباء آگے نہیں پڑھتے۔ انہیں بھی توجہ دلائیں کہ وہ پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔

مہتمم صنعت وتجارت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: اپنی پلان بنائیں اور جو خدام فارغ بیٹھے ہیں انہیں کام پر لگائیں۔ فارغ بیٹھے ہوئے انٹرنیٹ دیکھتے رہتے ہیں اور گپیں مارتے ہیں اور بعض نشہ بھی کرتے رہتے ہیں اس وجہ سے نشہ بھی بڑھ رہا ہے اور غلط قسم کی حرکتیں بھی بڑھ رہی ہیں اور اسی لئے شادیاں ہونے کے بعد رشتے بھی ٹوٹ رہے ہیں۔ جو سوچ ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ہر شعبہ اگر اپنا اپنا کام کر رہا ہو تو ہر شعبہ ہی تربیت کا شعبہ بن جاتا ہے۔

مہتمم صحت جسمانی نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ خدام باسکٹ بال اور کرکٹ وغیرہ کھیلتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام گیم کرتے ہیں۔ مجالس سے آپ کے شعبے کے حوالہ سے کیا رپورٹس آتی ہیں۔آپ بھی نئے سال کا پلان بنائیں۔

مہتمم تحریک جدید کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ کے پاس کیا ریکارڈ ہے۔ خدام الاحمدیہ نے کتنا حصہ تحریک جدید میں ڈالا ہے۔آپ نے کتنا مجموعی چندہ اکٹھا کیا ہے۔ جو آپ کا حصہ ہے۔آپ کا Share ہے اس کا تو آپ کے پاس ریکارڈ ہونا چاہئے۔

بعدازاں چار معاونین صدر نے باری باری اپنے سپرد کام کے بارہ میں بتایا۔ اس کے بعد قائدین علاقہ جات نے باری باری بتایا کہ ان کے سپرد کون کون سے علاقے ہیں اور کتنے ریجن اور مجالس ہیں۔

حضور انور نے قائدین علاقہ اور ریجنل قائدین سے فرمایا کہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ خدام کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔تربیت کر لیں تو باقی سارے کام آسان ہو جاتے ہیں۔

سوال وجواب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاملہ کے ممبران کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ جو الیکشن Campaigns میں بعض سیاستدانوں کو سپورٹ کیا جاتا ہے ان میں سے بعض Politicians نے علی الاعلان کہا ہوتا ہے کہ ہم Gay یا Lesbian ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ ان کو ووٹ نہ دیں۔آپ نہ تو ان کی مخالفت کریں اور نہ ہی انہیں Support کریں۔ ایسے کسی امیدوار کے مقابلہ پر کوئی اچھا Candidate آجاتا ہے جو شریف ہے تو پھر اس کی Support کرنی چاہئے۔کسی کو Support کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے کی مخالفت ہو رہی ہے۔ دوسرے کی مخالفت کئے بغیر بھی Support ہو جاتی ہے۔لیکن اگر سارے ہی ایک

جیسے ہیں تو پھر ہر ایک نے اپنا اپنا فیصلہ کرنا ہے۔ اس میں زیادہ Involve ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب آپ زیادہ Involve ہوتے ہیں تو نقصان ہی ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن لوگ سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ ایسے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں؟ سویڈن میں بھی مجھ سے کسی نے یہی پوچھا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ میں ایسے لوگوں سے نفرت تو نہیں کرتا اور نہ ہی میں انہیں (بیت) میں آنے سے روکتا ہوں۔ اگر کوئی نماز پڑھنے آتا ہے تو بیشک آئے۔ Love for All کا نعرہ یہی ہے کہ مجھے ان لوگوں سے ہمدردی ہے اور ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو اگلے جہان کے عذاب سے بچاؤں یا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچاؤں۔ لڑکے یہ سوال بھی کر دیتے ہیں کہ آپ کا تو نعرہ ہے۔ Love for All Hatred for None پھر ان لوگوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟ ڈنمارک میں بھی مجھ سے ایک جرنلسٹ نے یہی سوال کیا تھا۔ میں نے یہی کہا تھا کہ ہمیں ہر ایک سے ایک جیسا پیار نہیں ہوسکتا۔ ایک ماں کو جو اپنے بچہ سے پیار ہوسکتا ہے اس کو اپنے بھائی سے نہیں ہوسکتا۔ باپ سے جو پیار ہے وہ سسر سے نہیں ہوسکتا۔ لیکن ہر ایک سے پیار کا اپنا اپنا معیار ہے۔ حضرت علیؓ کے بیٹے نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا آپ کو مجھ سے پیار ہے؟ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہاں۔ بیٹے نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ سے بھی آپ کو پیار ہے؟ حضرت علیؓ نے کہا کہ ہاں۔ اس پر بیٹے نے کہا تو پھر دو پیار اکٹھے کس طرح ہوگئے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب اللہ کا پیار آئے گا تمہارا پیار پیچھے چلا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ بیٹے سے نفرت پیدا ہو جائے گی۔ تو اصل بات کو سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ ہمارے پیار کا معیار یہ ہے کہ ہمیں ہمدردی ہے اور اس ہمدردی کی وجہ سے ہم نہیں چاہتے کہ ایک چیز جو ہمارے نزدیک بری ہے اسے دوسرے کے لئے پسند کریں۔ میرا تم سے پیار اور ہمدردی کا تقاضا یہی ہے کہ میں تمہیں اس چیز سے بچاؤں جو میرے نزدیک تمہیں نقصان پہنچائے گی اور میرے ایمان کے مطابق تمہارا ان غلط حرکتوں میں ملوث ہونا تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ یہ چیز اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو نہیں کہا تھا کہ آپ ان لوگوں کو ماریں اور قتل کریں۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو سفارش کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو چھوڑ دے۔ اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ کر دیا۔ لیکن جو بھی عذاب دیا اللہ تعالیٰ نے دیا تھا۔ یہ اللہ کا معاملہ ہے۔ ہمارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو بتائیں کہ یہ غلط چیز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے پتہ ہے کہ اکثر لوگ جب سے یہ قانون پاس ہونے شروع ہوئے ہیں صرف فیشن کے طور پر ایسے کلبوں میں جانے لگ گئے ہیں۔ انگلستان میں بھی انگریزوں کے کئی کیسز میرے سامنے آئے ہیں۔ خود بتاتے ہیں کہ پہلے اچھے بھلے شریف آدمی تھے لیکن جب سے کلب کے ممبر بنے غلط حرکتوں میں پڑ گئے حالانکہ شادی شدہ، بیوی بچوں والے ہیں۔ اسی طرح بعض احمدیوں میں بھی ایسے لڑکے تھے جن کو یہ بیماری تھی۔ میں نے پہلے ان کو سمجھایا اور پھر ان کا علاج کروایا تو وہ ٹھیک ہو گئے ہیں بلکہ ان کی شادی بھی ہوگئی اور میاں بیوی کے تعلقات بھی ٹھیک ہیں۔ لیکن وہ خود بھی Determined تھے کہ ہم نے علاج کرانا ہے، ہم نے اپنے آپ کو ٹھیک کرنا ہے۔ تو اس کا نفسیات سے بڑا تعلق ہے۔ آپ لوگوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ بغیر شرمائے اس بات کو صحیح طرح لوگوں کے ذہنوں میں بٹھائیں۔ ہمارے لوگ فوراً شرمانے لگ جاتے ہیں۔ یا تو جواب نہیں دیں گے یا پھر سختی کریں گے۔ اس لئے آپ کو ایسی ٹیم بنانی پڑے گی جو نہ سختی کرنے والی ہو اور نہ شرمانے والی ہو۔ بیچ کا راستہ نکالنا ہوگا۔

اس کے بعد ایک خادم نے سوال کیا کہ خدام کے اندر حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھنے کا رجحان کم ہے۔ ہم نے کوشش تو کی ہے لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت ساروں میں رجحان نہیں ہے کیونکہ بعض کتابیں مشکل ہیں۔ ساری کتابیں انگلش میں ترجمہ بھی نہیں ہوئیں۔ اس لئے تعلیم کے شعبہ کو چاہئے کہ Essence of Islam میں سے مختلف Topics کے اوپر اقتباسات نکال کر اپنا ایک نصاب بنالیں۔ وہ لڑکوں کو پڑھنے کے لئے دیں تا کہ ان میں رجحان پیدا ہو۔ پھر انہیں بتائیں کہ یہ ریفرنس فلاں فلاں کتابوں میں مل سکتا ہے۔ تو اس طرح دلچسپی پیدا کرنے سے رجحان بڑھے گا۔ ہر ایک کے اپنے اپنے دلچسپی کے مضمون ہوتے ہیں تو ہر ایک کو دیکھنا ہوگا۔ اگر ہر لیول پر کام ہو رہا ہو اور خدام الاحمدیہ Grass Root لیول پر بھی Active ہو تو ہر ایک زعیم یا منتظم یا ناظم اپنے خدام کے مطابق اقتباسات نکال سکتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہاں کے پڑھے لکھے لڑکوں کا رجحان کیا ہے؟ آپ لوگ ایک کتاب رکھ دیتے ہیں کہ اس کو پڑھ لو۔ ہم اس کا امتحان لیں گے۔ تو وہ پھر امتحان کی خاطر ہی پڑھتے ہیں، ان کو دلچسپی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر طبقہ کو مدنظر رکھ کر سلیبس بنائیں۔ بعض لوگ یہاں نئے آرہے ہیں۔ ان میں سے بعض پڑھے لکھے نہیں ہوتے۔ ان کو انگلش بھی نہیں آتی۔ تو ایسے لوگوں کو کوئی اور کتاب دے دیں۔ ہر ایک کا اس کے لیول کے مطابق مختلف سلیبس ہو۔ پھر ان کے امتحان لیں گے تو دلچسپی بھی پیدا ہوگی اور فائدہ بھی ہو جائے گا۔ کچھ نہ کچھ دینی علم بھی بڑھے گا۔ بجائے اس کے کہ ایک کتاب لے کر اس کے پیچھے چل پڑیں۔ ہر ایک کی نفسیات کے مطابق اور اس کی علمی حیثیت کے مطابق سلیبس بنائیں تا کہ وہ اس کو پڑھے۔ یہاں آپ ایک ہی اصول نہیں چلا سکتے۔ پاکستان میں ایک اصول چل جاتا تھا کیونکہ وہاں سارے لوگ ایک ہی لیول کے ہیں۔ یہاں خدام کو زیادہ سے زیادہ Involve کرنے کے لئے نئے نئے طریقے Explore کرنے ہوں گے۔ جو لڑکے یہاں پلے بڑھے ہیں ان سے مشورہ کیا کریں اور ان کو ٹیم میں شامل کریں۔ ان سے مشورہ کرکے پھر تعلیمی سلیبس اور امتحانوں کا طریق کار بنائیں۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے بڑوں نے یہ مشورہ دیا تھا اس لئے ایسے ہی کرنا ہے۔ بڑوں کی سوچ اور ہے اور جو یہاں پیدا ہوئے ہیں یا جو پچیس تیس سال سے یہاں رہ رہے ہیں ان کی سوچ اور ہے۔ سات آٹھ سال کی عمر میں جو لڑکا آیا تھا اس کی سوچ اور ہوگی اور اس کے بڑے بھائی کی سوچ اور ہوگی چاہے دونوں خادم ہی ہوں۔ آپ بڑے بھائی کو اور طریق سے Deal کریں گے اور چھوٹے کو اور طریق سے۔

اس کے بعد ایک خادم نے سوال کیا کہ ہم خدام کو پروگراموں میں شرکت کرنے کے لئے Encourage بھی کرتے ہیں لیکن عموماً یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ پچاس فیصد تو شامل ہوتے ہیں لیکن باقی خدام ویسٹرن سوسائٹی میں بہت زیادہ Indulge ہو چکے ہیں اور اپنی Jobs میں Busy رہتے ہیں۔ اس حوالہ سے کیا کرنا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کے Interest کے لئے آپ کو کوئی نہ کوئی طریق نکالنا پڑے گا۔ بعضوں کو کھیلوں کے ذریعہ سے، بعضوں کو ٹورنامنٹس کے ذریعہ سے، بعض کو سائیکلنگ کے ذریعہ سے قریب لانا پڑے گا۔ یوکے والوں نے سائیکلنگ کلب اور اس طرح کی Activites شروع کی ہیں۔ اس میں خدام کی Involvement ہوئی ہے۔ پھر صدر مجلس اور نائب صدران کا بھی کام ہے وہ زیادہ سے زیادہ دورے کریں۔ اپنے ساتھ یہاں کے جامعہ کے Senior Student یا یہاں کے پڑھے ہوئے مربیان کو لے کر جائیں۔ ان کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس لگائیں۔ یہ تو ایک مسلسل کوشش ہے۔ ایک دن میں تو آپ کسی میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے۔

اسی خادم نے دوسرا سوال کیا کہ چونکہ یہاں نمازوں کے ٹائم Frequently Change ہوتے ہیں اس لئے پنجوقتہ نماز کی عادت کو قائم رکھنا بہت مشکل ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سردیوں میں تو ویسے ہی ظہر اور عصر جمع ہو جاتی ہیں۔ اس کا تو ایک Fixed وقت ہوتا ہے۔ ایک بجے، ڈیڑھ بجے، دو بجے یا جو بھی آپ نے رکھنا ہے۔ فجر کا وقت تبدیل ہو رہا ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھی خاص موسموں میں بڑی جلدی جلدی Change ہو رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح عشاء کا وقت بھی Fix کر سکتے ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ سردیوں میں جلدی ہی وقت رکھنا ہے۔ اتنی جلدی تو کسی نے جا کر سونا نہیں ہوتا۔ لندن میں بھی عشاء کا وقت عموماً آٹھ، ساڑھے آٹھ کے درمیان گھوم رہا ہوتا ہے۔ اگر 5 بجے سورج ڈوب گیا ہے تو ڈوبنے دیں۔ مغرب 5 بجے پڑھ لیں، عشاء 8 بجے پڑھیں۔ گرمیوں میں عشاء ساڑھے دس بجے ہوتی ہے تو صرف مئی اور جون کے دو ہی مہینہ ہوتے ہیں۔ آگے جولائی میں پھر تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دو یا اڑھائی مہینے ہی ایسے ہوتے ہیں جہاں اوقات Frequently Change ہو رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نمازوں کے وقت تو ہم تبدیل نہیں کر سکتے۔ یہ تو ذمہ داری ہے۔ احساس پیدا کرنا پڑتا ہے جو آپ لوگوں نے پیدا کرنا ہے۔ اسی لئے تو خدام الاحمدیہ کی تنظیم بنائی ہے۔ یہ احساس پیدا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش کا مقصد عبادت بتایا ہے۔ اس کو ہم نے سمجھنا ہے۔ بیشک دنیا میں بہت زیادہ ڈوب گئے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے اس مقصد کو اپنے سامنے رکھنا ہے۔ نوجوانوں کو یہ قیادت اسی لئے دی گئی تھی کہ نوجوان اپنے لڑکوں کو سنبھال سکیں۔

☆ اس کے بعد ایک خادم نے سوال کیا کہ تربیتی اور تعلیمی حوالہ سے کافی مسائل ہیں لیکن خدام الاحمدیہ کی جو cream ہے وہ جامعہ احمدیہ میں ہوتی ہے لیکن ان کا اپنا شیڈیول بھی اتنا Tight ہوتا ہے کہ ہمیں ان سے Help لینے میں مشکل پیش آتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کے ویک اینڈ تو فارغ ہوتے ہیں۔ ویک اینڈ پر انہیں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہاں تو 40,35 مربیان ہو چکے ہیں۔ آپ ان کے پروگرام بنا سکتے ہیں۔ آج سے چار سال پہلے تو آپ کہہ سکتے تھے کہ یہاں مربیان کی کمی ہے۔ اب تو صرف بہانہ ہے۔ مربیان کو Involve کریں۔ ان کو تو وقت دینا چاہئے اور جو نہیں دیتے ان کے بارہ میں مجھے لکھیں۔ اکثر مربیان جو یہاں یا یوکے یا جرمنی جامعہ سے پڑھے ہوئے ہیں میں ان کو کہتا ہوں کہ مہینہ میں بیوی بچوں کے لئے ایک Weekend ملے گا۔ باقی تین Weekends بہرحال جماعت کو دینے ہیں۔ یہاں بھی دو بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بھی اپنے ساتھیوں کو جا کر بتا دیں گے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ کینیڈا میں جو مربیان ہیں وہ زیادہ (داعی الی اللہ) ہیں یا مربی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مربی اور (دعوت الی اللہ) ایک ہی چیز ہے۔ جب وہ آپ کی اصلاح کر رہا ہے تو وہ مربی ہے۔ جب وہ باہر جا کے کسی کو (دعوت الی اللہ) کر رہا ہے۔ (دین) کے بارہ میں بتا رہا ہے تو وہ (داعی الی اللہ) ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ کئی نومبائعین سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن جن کے ذریعہ سے بیعتیں ہوتی ہیں وہ کام نہیں کرتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے لوگ دس، پندرہ یا بیس Percent ہوتے ہیں لیکن اکثریت تعاون کرتی ہے اور جواب دیتی ہے۔ آپ بھی ایک دو دفعہ کہتے ہیں اور پھر تیسری دفعہ کہتے ہیں کہ یہ تو مصیبت ہے، اب میں نہیں کہوں گا۔ حالانکہ خدام الاحمدیہ کا کام ہے کہ مستقل کوشش کرتے چلے جانا۔ کوشش کرتے رہیں۔ ان کو کہیں چلیں آپ نے رابطہ نہیں رکھنا تو ہمیں بتا دیں، ہمیں اس کا نمبر دے دیں۔ ہم خود رابطہ رکھ لیں گے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور انور کی آمد سے کافی زیادہ نومبائعین پروگراموں میں شامل ہوئے ہیں۔ تو درخواست ہے کہ اگر حضور انور ہر سال دورہ کریں تو آپ کی آمد کی وجہ سے کافی لوگ آجائیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سال میں 365 دن ہوتے ہیں اور 209 ملک ہیں۔ اگر میں ہر ملک میں ہر سال جاؤں تو پھر بیٹھ کر کوئی کام نہیں کروں گا۔ اس طرح تو میں 250 دن ملک سے باہر ہی رہوں گا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے اتنا بھی کوئی خاص اثر نہیں ہو رہا۔ پیس ولیج میں 525 خدام اور 400 انصار ہیں جو کہ تقریباً 900 بن جاتے ہیں اور میرا خیال ہے یہاں اس (بیت) میں 650 سے 700 نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ویسے آج ویک اینڈ کی وجہ سے حاضری کچھ بہتر تھی۔ تو اگر یہ سب لوگ آجائیں تو (بیت) بھری ہونی چاہئے بلکہ Overflow ہونا چاہئے۔ لیکن صبح فجر کی نماز پر آخری دو تین صفیں خالی ہوتی ہیں۔ تو میرے یہاں آنے سے کتنا فرق پڑا ہے؟ وہ تین دن تک تو حاضری ٹھیک تھی پھر چوتھے دن لوگوں نے کہا کہ اب روز اتنا تردد کون کرے۔ اگر میں زیادہ دن یہاں رہوں تو میرا خیال ہے آہستہ آہستہ حاضری اور کم ہو جائے گی۔ تو یہ سوچ ہی غلط ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ سوچ پیدا کرنی چاہئے کہ نمازیں پڑھنی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر پڑھنی ہیں نہ کہ کسی شخص کی خاطر۔ ٹھیک ہے ایک Attraction تو ہوتی ہے۔ لوگ باہر سے بھی آجاتے ہیں۔ جب میں جرمنی جاتا ہوں (حالانکہ وہاں زیادہ Frequent جاتا ہوں) تو لوگ گرمیوں میں بھی چالیس چالیس کلومیٹر دور سے صبح فجر کی نماز پڑھنے آجاتے ہیں جب نماز بھی 4 بجے ہو رہی ہوتی ہے اور رات کو دس، ساڑھے دس بجے عشاء کی نماز پڑھتے ہیں۔ پتہ نہیں انہیں سونے کا وقت ملتا ہے یا نہیں۔ لیکن یہاں کینیڈا میں تو قریب قریب کی جو جماعتیں یا مجالس ہیں وہاں سے بھی نہیں آتے۔ تو یہ تو سوچ کی بات ہے۔ یا تو یہ ہو کہ مجھے نظر آرہا ہو کہ آخر تک صفیں بھری ہوئی ہیں۔ لیکن آپ لوگ تو تین ہفتے میں بدل گئے۔ اگر سارے خدام آجائیں تو پھر آخری دو صفیں صرف خالی رہنی چاہئیں۔ اس لئے آپ لوگ خود بھی کوشش کریں۔ سارا کچھ مجھ پر نہ ڈال دیں۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ اگر کوئی خادم Drug میں ملوث پایا جاتا ہے تو کیا کرنا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ ان کو قریب لانا چاہئے۔ اپنے خدام یا عہدیدار جو مضبوط کریکٹر کے ہیں اور جن کا اپنا ایمان بھی مضبوط ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ وہ ان کی دوستی میں نشہ میں نہیں چلے جائیں گے ان کو اس میں Involve کریں۔ ٹیمیں بنائیں جو ان کی قریب لانے کی کوشش کریں۔ لیکن ان کو Under Observation رکھنا ہے۔ پوری Vigilance ہونی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ وہ آکر چار اور لوگوں کو نشہ میں ڈال دے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ ہمیں Parents کی طرف سے سپورٹ نہیں ملتی۔ جب انہیں بتایا جاتا ہے کہ آپ کا بیٹا نمازوں پر نہیں آرہا تو وہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ لائف Busy ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: والدین کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر طفل ہے تو وہ اور بات ہے۔ پھر تو والدین سے ہی کہیں گے۔ لیکن اس کے بعد وہ Parents کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ والدین نے کیا کرنا ہوتا ہے؟ انہوں نے تو اپنی شرمندگی بچانے کے لئے یہی کہنا ہے کہ Life Busy ہے۔ خدام کے ساتھ آپ کا اپنا Personal Contact ہونا چاہئے۔ یہ شکایتیں کرنے کی عادت چھوڑیں۔ جو شخص بیمار ہے اس کا علاج کریں۔ Parents کو صرف بتا دیں کہ یہ مسئلہ ہے۔ باقی ان سے یہ کہنا کہ تم اپنے بچوں کو کچھ کہو تو انہوں نے کوئی نہیں کہنا اور نہ وہ کہہ سکتے ہیں بلکہ آگے الٹے جواب دے دیتے ہیں۔ اگر سارے شریف ہوتے تو پھر آپ کی ضرورت کیا تھی؟ آپ سے مراد خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور ہم نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جہاں ہم خدام کو Certification وغیرہ کی ٹریننگ دیتے ہیں۔ اسے کس طرح مزید فعال بنایا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے تو نہیں پتہ آپ لوگ کس طرح کام کر رہے ہیں۔ لیکن جیسے بھی کر رہے ہیں وہاں خدام کو ہر قسم کا ہنر سکھائیں۔ جو پڑھائی نہیں کر سکتے ان کو کوئی نہ کوئی Skill سکھانی چاہئے تاکہ وہ کسی Profession میں چلے جائیں۔ کارپنٹر ہے، پلمبر ہے، مکینک ہے، الیکٹریشن ہے یا آٹو مکینک ہے اس طرح کے ہنر سکھاتے رہیں تاکہ انہیں کوئی Job ملے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ یہاں Marijuana کو Legalize کرنے لگے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امریکہ والے بھی Marijuana کو Legalize کرنے لگے ہیں اور یہاں بھی شاید کچھ کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ ہالینڈ میں بھی ساری Drugs جائز ہی ہیں لیکن وہاں ہماری لڑکے اتنے Involve نہیں ہیں۔ شاید 10 فیصد ہوں لیکن 80 فیصد نہیں ہیں۔ یہ تو آپ لوگوں کو کوشش کرنی پڑے گی۔

اس کے بعد ایک خادم نے Sex Education کے حوالہ سے دریافت کیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو یہ ہے کہ پرائمری کے بچوں کو اتنا پتہ ہی نہیں ہوتا۔ وہ تو گھروں میں ماں سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ ماں کو اگر پتہ ہو تو جواب دے دیتی ہے کہ یہ غلط ہے۔ لیکن اکثر مائیں کہتی ہیں کہ چپ کر جاؤ، ہمیں نہیں پتہ۔ ایک تو جب تک مائیں Educate نہیں ہوں گی اس وقت تک بچوں کو نہیں سنبھالا جا سکتا۔ باقی جہاں تک بڑے بچوں 14,13 سال کی عمر کے بچوں کا سوال ہے تو آپ ان کو سیکس ایجوکیشن نہ بھی دیں تو جب وہ بالغ ہوتے ہیں تو یہاں ان کو ویسے ہی پتہ لگ جاتا ہے۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں اکثر بچے بالغ ہو جاتے ہیں تو جب یہاں سکولوں میں آپس میں ملتے جلتے ہیں تو انہیں ویسے ہی Sex کا سارا پتہ ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس لئے بتاتے ہیں کہ اس کے نقصانات کا پتہ ہو۔ لڑکی کو کہہ دیتے ہیں کہ تم نے Pregnant نہیں ہونا ہے۔ یہ نہیں کہتے کہ تم نے Sex نہیں کرنا۔ صرف Pregnant نہیں ہونا باقی جو مرضی کرو۔ تو اس قسم کی باتوں کے حوالہ سے ان کی شروع میں ہی تربیت ہونی چاہئے۔ یہ ناصرات اور لجنہ کا بھی کام ہے اور خدام الاحمدیہ کا بھی کام ہے کہ بچوں کی شروع میں ہی تربیت کریں۔ اسی طرح گھروں میں ماؤں کا بھی کام ہے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ انہوں نے یہ آپشن دی ہوئی ہے کہ اگر آپ اپنے بچوں کو ان کلاسوں سے نکالنا چاہیں تو نکال لیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر Option ہے تو پھر آپ نکالنا چاہیں تو نکال لیں۔ جہاں کر سکتے ہیں وہاں کر لینا چاہئے۔ لیکن سارے والدین کو بھی تو ان باتوں کی Awareness ہونی چاہئے۔ والدین بھی اور خدام الاحمدیہ بھی یہ Awareness پیدا کریں۔ اکثر تو بچوں کو پتہ نہیں لگتا۔ ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ بلکہ انگریزوں کو بھی نہیں آرہی ہوتی۔ لیکن جب تیرہ چودہ سال کی عمر آتی ہے تو آپ ان کو نہ بھی پڑھائیں تو یہ اپنے دوستوں سے جن کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، فلمیں دیکھنے سے اور اب تو ہر ایک کے پاس Cell Phone میں سب کچھ آرہا ہوتا ہے۔ تو وہ ان چیزوں سے پتہ کر لیتے ہیں بلکہ آپس میں Discussion کر کے ہی ان کے خیالات بدل رہے ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو آپ لوگوں نے زیادہ کوشش کرنی ہے۔ والدین کو بتائیں جو والد خدام الاحمدیہ میں ہیں ان کو بھی بتائیں کہ اپنے بچوں کو اپنے ساتھ Attach کریں اور انہیں بتائیں کہ یہ برائیاں ہیں۔ اگر والدین ہی ان چیزوں میں ملوث ہیں تو بچوں کی کیا تربیت کریں گے؟ بڑوں اور چھوٹوں دونوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ یہاں Marijuana کی دکانیں کھلنا شروع ہو گئی ہیں اور باآسانی مل جاتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دکانیں تو اب کھلیں گی۔ اسی لئے تو لڑکے زیادہ پی رہے ہیں۔ آپ نے لڑکوں کو سنبھالنا ہے۔ آپ دکانیں تو نہیں بند کرا سکتے۔ یہی کوشش کرنی ہے کہ سب کو بچپن سے سنبھال لیں۔ میں نے یہی تو کہا ہے کہ بچپن سے کوشش کرتے چلے جائیں۔ اطفال الاحمدیہ میں بھی اور خدام الاحمدیہ میں بھی اور والدین کو بھی اس کے نقصانات کے بارہ میں وقتاً فوقتاً سرکلر جاتا رہنا چاہئے۔ کوشش تو تب ہی ہو گی جب بار بار مختلف طرز پر یاد دہانیاں ہوں گی۔ اس کے باوجود اگر کوئی نشہ میں پڑے گا تو اسے خود ہی اس کے نقصان کا پتہ لگ جائے گا۔ اب ہالینڈ میں بھی یہ کھلے عام ملتی ہے لیکن وہاں تو سارے نشہ نہیں کر رہے ہوتے۔ تو اس حوالہ سے آپ لوگوں نے کوشش کرنی ہے۔ ہر کیس کو دیکھ کر اصول بنالیں اور گائیڈ لائن Draw کر لیں کہ اس کا کس کس پر اور کس طرح اطلاق کرنا ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ آپ نے ہر انفرادی کیس کو کس طرح Deal کرنا ہے۔ اس کے لئے تربیت کے شعبہ کو بہر حال فعال ہو کر کام کرنا ہوگا۔

اس کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ کیا خدام الاحمدیہ کو Dedicatedly کوئی مربی لینے کی اجازت مل سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر خدام الاحمدیہ کو ضرورت ہے کہ وہاں کسی (مربی) کی Appointment ہو تو باقاعدہ لکھ کر دیں۔ اب میں نے یوکے میں وہاں اعتماد کے شعبہ کو ایک مربی دے دیا ہے۔ اجازت کا سوال نہیں ہے۔ اس کے لئے درخواست لکھیں کہ یہ ہماری درخواست ہے۔ آپ لکھ کر دیں تو میں دیکھوں گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ دو بجکر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الذکر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(جاری ہے)